حج معصومین [ع] کی زبان سے-حصہ سوم

<"xml encoding="UTF-8?>

مستجار

قَالَ الصَّادِقُ(ع:(بَنیٰ إِبْراهیمُ الْبَیْتَ...وَجَعَلَ لَه بَابَیْنِ بَابٌ إِلَی الْمَشْرِقِ وَ بَابٌ إِلَی الْمَغْرِبِ،وَالْبَابُ الَّذِی إِلَی الْمَغْرِبِ یُسَمَّیالْمُسْتَجَارَ۔[81

امام جعفر صادق(ع) فرماتے هیں:

”جنا ب ابراهیم خلیل نے کعبه کی تعمیر فرمائی اور اس کے لئے دو دروازے بنائے،ایک در مشرق کی طرف،اور ایک در مغرب کی طرف،جودر مغرب کی طرف هے اسے مستجار کهتے هیں‘ ‘۔

رکن یمانی

رَا یَّناکَ تُکْثِرُ اِسْتِلاٰمَ الرُّکْنِ الْمَیٰانیِّ فَقَالَ: مٰا اَتَیْتُ عَلَیْه قَطُّ اِلاّ وَجَبْرَئیلُ قٰائِمٌ عِنْدَه یَسْتَغْفِرُ لِمَنْ اسْتَلَمَه۔[82

عطا کهتے هیں:

”لوگوں نے حضرت رسول خد ا صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم سے کها هم بهت دیکھتے هیں که آپ(ص)رکن یمانی کا بوسه لے رهے هیں فرمایا:میں هر گز رکن یمانی کے پاس نهیں آیا مگر یه که میں نے دیکھاکه جبرئیل ع)وهاں کھڑے هیں اور جولوگ اسے چوم رهے هیں ان کے لئے مغفرت کی دعا کر رهے هیں “۔

سعی کی جگه

عَنْ ا بِٓی بَصِیرٍ قَالَ:سَمِعْتُ ا بَٓا عَبْدِ اللّٰه (ع)یَقُولُ:[مَا مِنْ بُقْعَةٍ ا حَٓبَّ إِلَی اللّٰه مِنَ الْمَسْعَیٰ لِا نَّٓه یُذِلُّ فِیها کُلَّ جَبَّارٍ۔[83

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:“کوئی بھی جگه خدا وند عالم کے نزدیک سعی کی جگه سے محبوب اورپسندیده نهیں هے کیونکه وهاں هر جبار وستم گر ذلیل خوارهوتا هے “۔

مقبول شفاعت

قَالَ عَلِيُّبْنُ الْحُسَيْنِ (ع:(السَّاعِی بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَشْفَعُ لَه الْمَلاٰئِكَةُ فَتُشَفَّعُ فِيه بِالإِيجَابِ۔[84

امام زین العابدین (ع)فرماتے ھیں:

”فرشتہ صفاو مروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی(خدا سے) شفاعت طلب کرتے ھیں اور ان کی دعاقبولھوتی ھے ۔“

ھرولہ

عَنْ ا بَِی عَبْدِ اللّٰه(ع) قَالَ:صَارَ السَّعْیُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِا نَّ إِبْرَاهيمَ عَرَضَ لَه إِبْلِيسُ فَا مَرَه جَبْرَئِيلُ(ع)، فَشَدَّ عَلَيْه فَهرَبَ مِنْه،فَجَرَتْ بِه.السُّنَّةُ - يعنی بالْهَرْوَلَة[85

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”صفاو مروہ کے درمیان سعی میں (ھرولہ)اس لئے ھے کہ ابلیس نے خود کو وھاں جناب ابراھیم (ع) پر ظاھرکیا اس وقت جبرئیل (ع)نے جناب ابراھیم (ع) کو شیطان پر حملہ کا حکم دیا آپ (ع) نے اس پر حملہ کیا تو وہ بھاگااس وجہ سے ھرولہ سنت بن گیا “۔

صفا ومروہ کے درمیان بیٹھن

عَنْ ا بَِی عَبْدِ اللّٰه (ع:(لاٰ يَجْلِسُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلاَّ مَنْ جَهدَ۔[86

امام جعفرصادق(ع) نے فرمایا:

”صفاو مروہ کے درمیان نہ بیٹھے مگر وہ شخصجو تھک جائے ۔“

اهل عرفات پر فخر

قال رسول الله (ص:(”إنّ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ يُباهى مَلائِكَتَه عَشِيَّةَ عَرَفَة بِاَهلِ عَرَفَةَ فَيَقُولُ:[اُنْظُرُوا اِلى عِبادى ا تَوْنى شُعْثاً غُبْراً”۔[87

رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”بلا شبہ خدا وند عالم روز عرفہ کے عصر کے وقت اھل عرفات کے سلسلہ میں فرشوں سے فخر ومباھات کرتا ھے اور فرماتا ھے :میرے بندوں کو دیکھو جو پریشاں حال اور غبار آلود میرے پاس آئے ھیں”۔

مشعر الحرام

قال رسول اللّٰہ(ص): - وَهوَ بِمنىٰ:-لَوْ يَعْلَمُ اَهلُ الجَمْعَ بِمَنْ حَلُّوا ا وَبِمَنْ نَزَلُوا لاَ سْتَبْشَرُوا بالفَضْلِ مِنْ رَبِّهِمْ بَعْدَ المَغْفِرَةِ”۔[88

رسول خدا (ص)جب منیٰ میںتشریف فرماتھے آپ(ص) نے فرمایا: ”اگر اھل مشعر جان لیتے کہ کس کی بارگاہ میں آئے ھیں اور کس لئے آئے ھیں تو مغفرت اور بخشش کے بعد خدا کے فضل کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو بشارت دیتے ”۔

منیٰ

قال الصادق(ع:([”إِذَا ا خَّذَ النَّاسُ مَوَاطِنَهمْ بِمِنًى،نَادَى مُنَادٍمِنْ قِبَلِ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ:إِنْ ا رَّدْتُمْ ا نْا رَّضَى فَقَدْ رَضِيتُ”۔[89

امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:

”جب لوگ منیٰ میں اپنی جگہ ٹھھر جاتے ھیں تو منادی خداوند عالم کی جانب سے ندا دیتا ھے اگر تم یہ چاھتے

تھے کہ میں تم سے راضیھو جاو ئ تو میں تم سے
راضی ھو گیا ”۔

شیطا ن کو کنکریاں مارنا

قالَ الصَّادِقُ(ع:(”إنَّ عِلَّةَ رَمْيِ الْجَمَراٰتِ ا نَّ إِبْراهيم(ع) تَراء یٰ لَه إِبْلِيسُ عِنْدها فَا مَّره جَبْرائيلُ بِرَمْيِه بِسَبعِ حَصَياتٍ وَا نَّ يُكَبِّر مَعَ[كُلِّ حَصَاةٍ فَفَعَلَ وَجَرَتْ بِذلِکَ السُّنَةِ”۔[90

امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:

”ان جمرات کوکنکریاں مارنے کی وجہ یہ ھے کہ ابلیس وھاں پر حضرت ابراھیم) ع) کے سامنے ظاھرھوا اسوقت جبرئیل (ع) نے جناب ابراھیم (ع) کو حکم دیا کے سات کنکریوں سے شیطا ن کو ماریں اور ھر کنکری پر تکبیر بھی کھیں جناب ابراھیم (ع) نے ایسا ھی کیا اور اس کے بعد سے یہ سنت بن گئی”۔

قربانی

عن ا بَی جعفر (ع)قال: قَالَ رَسُولُ اللّٰه (ص:([إِنَّمَا جَعَلَ اللّٰه هَذَا الْا ضَّحَی لِتَشْبَعَ مَسَاكِينُهمْ مِنَ اللَّحْمِ فَا طْعِمُوهمْ”۔[91

امام محمد باقر (ع)فرماتے ھیں:

”کہ رسو ل خدا (ص)نے فرمایا :خدا وند عالم نے اس قربانی کو واجب قرار دیا ھے تاکہ بےنوا اور مسکین لوگ گوشت سے استفادہ کریں اور سیرھوں پس انھیں کھلاو ”۔

مغفرت طلب کرنا

قال الصادق(ع:("اِسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللّٰه لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلاٰثَ مَرَّاتٍ"۔[92
امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:
"کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے منیٰ میں سر مڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ استغفار کیا (اور خداسے ان کے لئے بخشش طلب کی)ھے"۔

حج کے اسرار

عالم جلیل سید عبد اللہ مرحوم محدث جزائری کے پوتوں سے نقل کرتےھوئے کتاب شرح نخبہ میں تحریر کرتے ھیں :
متعدد ما خذ میں جن پر میری تائید ھے بعض بزرگوں کی تحریر میں یہ حدیث مرسل اس طرح نقلھوئی ھے
کہشبلی حج انجام دینے کے بعد امام زین العابدین ںکی زیارت کو آئے تو حضرت (ع) نے ان سے فرمایا:
حَجَجْتَ یَا شَبْلِیُّ؟ قَالَ:نَعَمْ یَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰه فَقَالَ(ع):ا أَزَلْتَ الْمِیقَاتَ وَ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِیطِ الثِّیَابِ وَاغْتَسَلْتَ؟ قَالَ:نَعَمْ، قَالَ:فَحِینَ نَزَلْتَ الْمِیقَاتَ نَوَیْتَ ا أَنَّکَ خَلَعْتَ ثَوْبَ الْمَعْصِیَةِ وَلَبِسْتَ ثَوْبَ الطَّاعَةِ؟ قَالَ:لاٰ، قَالَ:فَحِینَ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِیطِ ثِیَابِکَ نَوَیْتَ ا أَنَّکَ تَجَرَّدْتَ مِنَ الرِّیَاءِ وَالنِّفَاقِ وَالدُّخُولِ فِی الشُّبُهاتِ؟قَالَ:لاٰ، قَالَ:فَحِینَ اغْتَسَلْتَ نَوَیْتَ ا أَنَّکَ اغْتَسَلْتَ مِنَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوبِ؟قَالَ:لاٰ، قَالَ:فَمَا نَزَلْتَ الْمِیقَاتَ وَلاٰ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِیطِ الثِّیَابِ وَلاٰ اغْتَسَلْتَ،
اے شبلی! کیا تم نے حج کر لیا؟عرض کیا ھاں اے فرزند رسول خدا !فرمایا:کیا تم میقات میں ٹھھرے اور اپنے سلےھوئے لباس کو جسم سے اتار کر غسل کیا؟ شبلی نے جواب دیا، ھاں۔امام نے پوچھا جب تم میقات میںداخلھوئے تو کیا یہ نیت کی کہ میں نے گناہ اور نافرمانی کا لباس اتار دیا ھے اور خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کا لباس پہن لیا ھے ؟
شبلی: نھیں۔امام نے پوچھا:جب تم نے اپنا سلاھوا لباس اتارا تو کیا یہ نیت کی تھی کہ خود کو ریا ،دوروئی اور شبھات وغیرہ سے دور کر رھےھو ؟شبلی نھیں:
امام (ع): غسل کرتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خود کو خطاو ئ اور گناہوں سے پاک کر رھےھو؟شبلی نھیں :
امام (ع):(پس در حقیقت تم) نہ میقات میں واردھوئے اور نہ تم نے سلاھوا لباس اتارا اور نہ غسل کیا ھے "۔
ثُمَّ قَالَ:تَنَظَّفْتَ وَا خَرَمْتَ وَعَقَدْتَ بِالْحَجِّ، قَالَ:نعم۔قَالَ: فَحِینَ تَنَظَّفْتَ وَا خَرَمْتَ وَ عَقَدْتَ الْحَجَّ نَوَیْتَ ا أَنَّکَ تَنَظَّفْتَ بِنُورَةِ التَّوْبَةِ الْخَالِصَةِ لِلّٰه تَعَالیٰ؟قَالَ لاٰ،قَالَ:فَحِینَ ا خَرَمْتَ نَوَیْتَ ا أَنَّکَ حَرَّمْتَ عَلَی نَفْسِکَ کُلَّ مُحَرَّمٍ حَرَّمَه اللّٰه عَزَّوَجَلَّ؟قَالَ:لاٰ، قَالَ:فَحِینَ عَقَدْتَ الْحَجَّ نَوَیْتَ ا أَنَّکَ قَدْ حَلَلْتَ کُلَّ عَقْدٍ لِغَیْرِ اللّٰه؟قَالَ:لاٰ، قَالَ لَه(ع):مَا تَنَظَّفْتَ وَلاٰا خَرَمْتَ وَلاٰ عَقَدْتَ الْحَجَّ ،
"اس کے بعد امام(ع) اس سے پوچھتے ھیں، کیا تم نے خودکو پاک صاف کیا اور احرام پہنا اور حج کا عھد وپیمان کیا (یعنی حج کی نیت کی)شبلی: ھاں

امام (ع): کیا تم یہ نیت کی تھی کہ خود کو خالصتوبہ کے نور ہ سے پاکیزہ کر رھےھو؟شبلی :نھیں
امام (ع):احرام باندھتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ جو کچھ خدا نے تمھیں کرنے سے روکا ھے اسےاپنے آپ پر حرام سمجھو؟شبلی:نھیں۔ امام: حج کا عھد کرتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم نے ھر غیر الٰھی عھد وپیمان سے خودکو رھا کر لیا ھے؟ شبلی: نھیں۔امام(ع) :پھرتم نے احرام نھیں باندھا پاکیزہ نھیںھوئے اور حج کی نیت نھیںکی ”۔

قَالَ لَه: ا ذَٔخَلْتَ الْمِیقَاتَ وَصَلَّیْتَ رَکْعَتَیِ الْإِحْرَامِ وَلَبَّیْتَ؟ قَالَ:نَعَمْ، قَالَ:فَحِینَ دَخَلْتَ الْمِیقَاتَ نَوَیْتَ ا نَّٔکَ بِنِیَّةِ الزِّیَارَةِ؟قَالَ:لاٰ. قَالَ:فَحِینَ صَلَّیْتَ الرَّکْعَتَیْنِ نَوَیْتَ ا نَّٔکَ تَقَرَّبْتَ إِلَی اللّٰه بِخَیْرِ الا عْٔمَالِ مِنَ الصَّلاٰةِ وَا کْٔبَرِ حَسَنَاتِ الْعِبَادِ؟ قَالَ:لا، قَالَ:فَحِینَ لَبَّیْتَ نَوَیْتَ ا نَّٔکَ نَطَقْتَ لِلّٰہ سُبْحَانَه بِکُلِّ طَاعَةٍ وَصُمْتَ عَنْ کُلِّ مَعْصِیَةٍ؟ قَالَ:لاٰ ، قَالَ لَه(ع): مَا دَخَلْتَ الْمِیقَاتَ وَلاٰ صَلَّیْتَ وَلاٰ لَبَّیْتَ،

”اس کے بعد امام (ع)نے پوچھا :کیا تم میقات میں داخلھوئے اور دو رکعت نماز احرام ادا کی اور لبیک کھی ؟شبلی:ھاں۔
امام (ع):میقات میں داخلھوتے وقت کیا تم نے زیارت کی نیت کی؟ شبلی :نھیں۔
امام (ع):کیا دو رکعت نماز پڑھتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم بھترین اعمال اور بندوں کے بھترین حسنات یعنی نماز کے ذریعہ خدا سے قریبھو رھےھو؟شبلی: نھیں۔
امام (ع):پس لبیک کھتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خدا کی خالص فرمانبر داری کی بات کر رھےھواور ھر معصیت سے خاموشی اختیار کر رھےھو؟شبلی :نھیں ۔
امام (ع)نے فرمایا:پھر نہ تم میقات میں داخلھوئے نہ نماز پڑھی اور نہ لبیک کھی ”۔

ثُمَّ قَالَ لَه:ا دَٔخَلْتَ الْحَرَمَ وَرَا یَٔتَ الْکَعْبَةَ وَصَلَّیُتَ؟ قَالَ:نَعَمْ، قَالَ :فَحِینَ دَخَلْتَ الْحَرَمَ نَوَیْتَ ا نَّٔکَ حَرَّمْتَ عَلَی نَفْسِکَ کُلَّ غَیْبَةٍ تَسْتَغِیبُھا الْمُسْلِمِینَ مِنْ ا ھلِ مِلَّةِ الْإِسْلاٰمِ؟قَالَ:لاٰ۔ قَالَ فَحِینَ وَصَلْتَ مَکَّةَ نَوَیْتَ بِقَلْبِکَ ا نَّٔکَ قَصَدْتَ اللّٰه؟ قَالَ:لاٰ۔ قَالَ(ع):فَمَا دَخَلْتَ الْحَرَمَ وَلاٰ رَا یَٔتَ الْکَعْبَةَوَلاٰ صَلَّیْتَ،

”امام (ع) نے پھر پوچھا :کیا تم حرم میں داخلھوئے، کعبہ کو دیکھا اور نماز ادا کی ؟شبلی :ھاں۔
امام(ع) :حرم میں داخلھوتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ اسلامی معاشرہ کے مسلمانوں کی غیبت کو اپنے اوپر حرام کرتےھو ؟ شبلی: نھیں۔
امام (ع):مکہ پہنچتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی کہ صرف خدا کو چاھتےھو ؟شبلی:نھیں۔
امام (ع):پھر نہ تم حرم میں واردھوئے اور نہ کعبہ کا دیدار کیا اور نہ نماز ادا کی ”۔

ثُمَّ قَالَ:طُفْتَ بِالْبَیْتِ وَمَسَسْتَ الا رْٔکَانَ وَسَعَیْتَ؟قَالَ:نَعَمْ۔ قَالَ(ع):فَحِینَ سَعَیْتَ نَوَیْتَ ا نَّٔکَ ھرَبْتَ إِلَی اللّٰه وَعَرَفَ مِنْکَ ذٰلِکَ عَلاَّمُ الْغُیُوبِ؟قَالَ:لاٰ ۔
قَالَ فَمَا طُفْتَ بِالْبَیْتِ وَلاٰ مَسِسْتَ الا رْٔکَانَ وَلاٰ سَعَیْتَ۔

”پھر امام نے پوچھا :کیا تم نے خانہ خدا کا طواف کیا ارکان کو مس کیا اور سعی انجام دی ؟شبلی :ھاں۔
امام (ع):سعی کرتے وقت کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ شیطان اور اپنے نفس سے بھاگ کر خدا کی پناہ حاصلکرتےھواور وہ غیب سے سب سے زیادہ آگاہ ھے وہ اس بات کو جانتا ھے ؟ شبلی:نھیں۔
امام (ع):پھر نہ تم نے خانہ خدا کاطواف کیا نہ ارکان مس کئے اور نہ سعی کی،

ثُمَّ قَالَ لَہُصَافَحْتَ الْحَجَرَوَ وَقَفْتَ بِمَقَامِ إِبْرَاھیمَ(ع) وَصَلَّیْتَ بِه رَکْعَتَیْنِ؟قَالَ:نَعَمْ فَصَاحَ(ع)صَیْحَةً کَادَ یُفَارِقُ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ:آہِ آہِ۔ ثُمَّ قَالَ(ع):مَنْ صَافَحَ الْحَجَرَ الا سْٔوَدَ فَقَدْ صَافَحَ اللّٰہَ تَعَالَی،فَانْظُرْ یَامِسْکِینُ لاٰ تُضَیِّعْ ا جْٔرَ مَا

عَظُمَ حُرْمَتُه،وَتَنْقُضِالْمُصَافَحَةَ بِالْمُخَالَفَةِ،وَقَبْضِالْحَرَامِ نَظِيرَ ا هلِ الْآثَامِ۔ ثُمَّ قَالَ(ع):نَوَيْتَ حِينَ وَقَفْتَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ(ع)ا نَّکَ وَقَفْتَ عَلَى كُلِّ طَاعَةٍ وَتَخَلَّفْتَ عَنْ كُلِّ مَعْصِيَةٍ؟قَالَ:لاٰ۔ قَالَ:فَحِينَ صَلَّيْتَ فِيه رَكْعَتَيْنِ نَوَيْتَ ا نَّکَ صَلَّيْتَ بِصَلاٰةِ إِبْرَاهِيمَ(ع)،وَا رْغَمْتَ بِصَلاٰتِکَ ا نْفَ الشَّيْطَانِ؟قَالَ:لاٰ۔ قَالَ لَه:فَمَا صَافَحْتَ الْحَجَرَ الْا سْوَدَ وَلاٰ وَقَفْتَ عِنْدَ الْمَقَامِ وَلاٰ صَلَّيْتَ فِيه رَكْعَتَيْنِ۔

”امام(ع) نے دریافت فرمایا:کیا تم نے حج اسود سے مصافحہ کیا، مقام ابراھیم (ع) کے نزدیک کھڑےھوئے اوردو رکعت نماز ادا کی ؟شبلی: ھاں،

پس امام (ع):نے فریا د بلند کی ایسا لگتا تھا کہ آپ (ع) دنیا سے ھی کو چ کرجانے والے ھیں اس کے بعد فرمایا :آہ ،آہ....

پھر فرمایا :جو حجر اسود کو لمس کرے اس نے خدا سے مصافحہ کیا پس اے مسکین !دیکھ اس عظیم حرمتوعزت کو ضائع نہ کر اور مصافحہ کو مخالفت اور گناہکاروں کے مانند حرام کاری کے ذریعہ نہ توڑ اس کے بعد پوچھا : جب تم مقام ابراھیم (ع)کے نزدیک گئے تو کیا تمھاری نیت یہ تھی کہ خدا کے تمام احکام وفرامین کی پابندی اور ھر معصیت ونافرمانی کی مخالفت کرو گے؟شبلی: نھیں

امام (ع):جب تم نے طواف کی دور کعت نماز ادا کی تو کیا یہ نیت تھی کہ تم نے جناب ابراھیم کے ھمراہ نمازپڑھی ھے اور شیطان کی ناک کو خاک پر رگڑدیاھے ؟شبلی:نھیں۔

امام(ع):پھر درحقیقت نہ تم نے حجر اسود کا مصافحہ کیا نہ مقام ابراھیم کے پاس کھڑےھوئے اور نہ وھاں دورکعت نماز اداکی ۔

ثُمَّ قَالَ(ع):لَه ا شَرَفْتَ عَلَى بِئْرِ زَمْزَمَ وَ شَرِبْتَ مِنْ مَائِها؟ قَالَ:نَعَمْ۔ قَالَ نَوَيْتَ ا نَّکَ ا شَرَفْتَ عَلَى الطَّاعَةِ، وَغَضَضْتَ طَرْفَکَ عَنِ الْمَعْصِيَةِقَالَ:لاٰ۔ قَالَ(ع):فَمَا ا شْرَفْتَ عَلَيْها وَلاٰ شَرِبْتَ مِنْ مَائِها۔

پھرامام(ع) نے پوچھا :کیا تم چاہ زمزم پر گئے اور اس کا پانی پیا؟ شبلی :ھاں

امام (ع)نے فرمایا :کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم نے خدا کی فرماں برداری حاصل کر لی اور اس کے گناہواور معصیت سے آنکھیں بند کر لی ھیں؟شبلی:نھیں

امام (ع)نے فرمایا :پھر درحقیقت نہ تم چاہ زمزم پر گئے اور نہ اس کا پانی پیا ھے ”۔

ثُمَّ قَالَ لَه(ع):ا سَعَيْتَ بَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ وَمَشَيْتَ وَتَرَدَّدْتَ بَيْنَهمَا؟قَالَ:نَعَمْ۔ قَالَ لَه:نَوَيْتَ ا نَّکَ بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ؟ قَالَ:لاٰ۔ قَالَ:فَمَاسَعَيْتَ وَلاٰمَشَيْتَ وَلاٰتَرَدَّدْتَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ ثُمَّ قَالَ:ا خَرَجْتَ إِلٰى مِنیٰ؟ قَالَ :نَعَمْ،قَالَ: نَوَيْتَ ا نَّکَ آمَنْتَ النَّاسَ مِنْ لِسَانِکَ وَقَلْبِکَ وَيَدِکَ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَمَا خَرَجْتَ إِلٰى مِنًى۔

ثُمَّ قَالَ:لَه ا وَقَفْتَ الْوَقْفَةَ بِعَرَفَةَ،وَطَلَعْتَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ، وَعَرَفْتَ وَادِیَ نَمِرَةَ،وَدَعَوْتَ اللّٰه سُبْحَانَه عِنْدَالْمِيْلِ وَالْجَمَرَاتِ؟قَالَ:نَعَمْ،قَالَ:هلْ عَرَفْتَ بِمَوْقِفِکَ بِعَرَفَةَمَعْرِفَةَ اللّٰه سُبْحَانَه ا مَرَ الْمَعَارِف وَالْعُلُومِ وَعَرَفْتَ قَبْضَ اللّٰه عَلٰيصَحِيفَتِکَ وَ اطِّلاٰعَه عَلَى سَرِيرَ تِکَ وَقَلْبِکَ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ نَوَيْتَ بِطُلُوعِکَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ ا نَّ اللّٰه يَرْحَمُ كُلَّ مُو مُنٍ وَ مُو مُنَةٍ وَيَتَوَلّٰى كُلَّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ؟ قَالَ: لاٰ، قَالَ: فَنَوَيْتَ عِنْدَ نَمِرَةَ ا نَّکَ لاٰ تَا مُرُ حَتّٰى تَا تُمِرَ،وَلاٰ تَزْجُرُ حَتّٰى تَنْزَجِرَ؟ قَالَ: لاٰ، قَالَ:فَعِنْدَمَا وَقَفْتَ عِنْدَ الْعَلَمِ وَالنَّمِرَاتِ، نَوَيْتَ ا نَّها شَاهدَةٌ لَکَ عَلَى الطَّاعَاتِ حَافِظَةٌ لَکَ مَعَ الْحَفَظَةِبِا مَرِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَمَا وَقَفْتَ بِعَرَفَةَ،وَلاٰ طَلَعْتَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ،وَلاٰ عَرَفْتَ نَمِرَةَ، وَلاٰدَعَوْتَ، وَلاٰ وَقَفْتَ عِنْدَ النَّمِرَاتِ۔

”پھرامام (ع) نے کیا تم نے دریافت کیا، صفاو مروہ کے درمیان سعی انجام دی اور پید ل ان دو پھاڑوں کےدرمیان راہ طے کی ھے ؟ شبلی :ھاں

امام (ع): کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خوف ورجاء کے درمیان راہ طے کر رھےھو؟شبلی:نھیں
امام (ع):پس تم نے صفاو مروہ کے درمیان سعی نھیں کی پھر فرمایا کیا تم منیٰ کی طرف گئے ؟شبلی:ھاں
امام (ع):کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ لوگوں کو اپنی زبان اپنے دل اور اپنے ھاتھوں سے امان میں رکھو؟شبلی:نھیں
امام (ع):پھر تم منیٰ نھیں گئےھو۔ اس کے بعد پوچھا :کیا تم نے عرفات میں وقوف کیا اور جبل رحمت کے اوپر گئے اور وادی نمرہ کو پہچانااور جمرات کے کنارے خدا سے دعاکی ؟شبلی:ھاں
امام (ع)نے فرمایا:آیا عرفات میں وقوف کے وقت تمھیں معارف و علوم کے ذریعہ اللہ کی معرفتھوئی اور کیا تم نے جانا کہ اللہ تمھارے نامہ عمل کولے گا اور وہ تمھاری فکر و خیال سے آگاھی رکھتا ھے ؟شبلی:نھیں
امام :کیا جبل رحمت کے اوپر جاتے وقت تمھاری یہ نیت تھی کہ خداوند عالم ھر با ایمان مرد وزن پر رحمت نازل کرتا ھے اور ھر مسلمان مردوزن کی سرپرستی کرتا ھے ؟شبلی:نھیں
امام :آیا وادی نمرہ میں تم نے یہ خیال کیا کہ کوئی حکم نہ دو جب تکخود فرمانبردار نہھوجاو أور نھی نہ کرو جب تک خود کو نہ روکو؟ شبلی:نھیں
جب تم نشان اور نمرہ کے نزدیک ٹھھرے تو کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ وہ تمھاری عبادات اور طاعت پر گوا ہھوں اور خداوندعالم کے نگھبانوں کے ھمراہ اس کے حکم سے تیری حفاظت کریں؟ شبلی:نھیں
حضرت نے فرمایا:پھر نہ تم عرفات میں ٹھھرے نہ جبل رحمت کے اوپر گئے نہ نمرہ کو پہچانا نہ دعا کی اور نہ نمرہ کے نزدیک وقوف کیاھے۔
ثُمَّ قَالَ:مَرَرْتَ بَيْنَ الْعَلَمَيْنِ،وَصَلَّيْتَ قَبْلَ مُرُورِکَ رَكْعَتَيْنِ،وَمَشَيْتَ بِمُزْدَلِفَةَ، وَل قَطْتَ فِيها الْحَصَى،وَمَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ :فَحِينَ صَلَّيْتَ رِكْعَتَيْنِ،نَوَيْتَ ا نَّها صَلاٰةُ شُكْرٍ فِی لَيْلَةِ عَشْرٍ،تَنْفِی كُلَّ عُسْرٍ، وَتُيَسِّرُ كُلَّ يُسْرٍ؟ قَالَ :لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَامَشَيْتَ بَيْنَ الْعَلَمَيْنِ،وَلَمْ تَعْدِلْ عَنْهمَا يَمِيناً وَشِمَالاً،نَوَيْتَ ا نْ لاٰ تَعْدِلَ عَنْ دِينِ الْحَقِّ يَمِيناً وَشِمَالاً،ل بِقَلْبِکَ،وَلاٰ بِلِسَانِکَ،وَلاٰبِجَوَارِحِکَ، قَالَ:لاٰ، قَالَ:فَعِنْدَ مَا مَشَيْتَ بِمُزْدَلِفَةَ وَلَقَطْتَ مِنْها الْحَصَى،نَوَيْتَ ا نَّکَ رَفَعْتَ عَنْکَ
كُلَّ مَعْصِيَةٍ،وَ جَهلٍ،وَثَبَّتَّ كُلَّ عِلْمٍ وَعَمَلٍ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا مَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ،نَوَيْتَ ا نَّکَ ا شْعَرْتَ قَلْبَکَ إِشْعَارَ ا هلِ التَّقْوىٰ وَالْخَوْفَ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَمَا مَرَرْتَ بِالْعَلَمَيْنِ،وَلاٰ صَلَّيْتَ رِكْعَتَيْنِ،وَلاٰ مَشَيْتَ بِالْمُزْدَلِفَةِ،وَلاٰرَفَعْتَ مِنْها الْحَصَى،وَلاٰ مَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔
پھرامام نے پوچھا کہ کیا تم دونشانوں کے درمیان سے گذرے اور وھاں سے گذرنے سے پھلے دورکعت نمازاداکی اور پیدل مذدلفہ گئے اور وھاں کنکریاں چنیں اور مشعر الحرام سے گذرے؟شبلی:ھاں
امام نے فرمایا:جب دورکعت نماز اداکی تو کیا یہ نیت کی تھی کہ یہ نماز شب دھم کی نماز شکر ھے جو ھرسختی کو دور اور کاموں کو آسان کرتی ھے ؟ شبلی:نھیں
امام :جب تم دو نشانوں کے درمیان سے گذرے اور دائیں اور بائیں منحرف نھیںھوئے تو کیا یہ نیت کی تھی کہدین حق سے دائیں اور بائیں نہ دل سے نہ زبان سے اور نہ اپنے اعضاء بدن سے منحرف نھیں ھوئےھو؟شبلی:نھیں
امام :جب تم مذدلفہ گئے اور وھاں سنگریزے جمع کئے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ ھر گناہ اور جھالت کو خودسے دور کیاھے اور ھر علم و نیک عمل کو اپنے آپ میں پائےدار کیا ھے؟شبلی:نھیں
امام :جب تم مشعر الحرام سے گذرے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ اپنے دل کو اھل خدا کے تصور اور خدا کے خوف سے آراستہ کرو؟شبلی:نھیں
امام :پھر نہ تم دو پھاڑوں کے درمیان سے گذرےھو، نہ دورکعت نماز ادا کی ھے ،نہ مذدلفہ گئےھو ،نہ سنگریزے

چنے هیں اور نہ مشعر الحرام سے گذرےهو"۔

ثُمَّ قَالَ لَه:وَصَلَّتَ مِنٰی،وَرَمَیْتَ الْجَمْرَةَ، وَحَلَقْتَ رَا سْکَ، وَذَبَحْتَ هدْیَکَ،وَصَلَّیْتَ فِی مَسْجِدِ الْخَیْفِ،وَرَجَعْتَ إِلَی مَکَّةَ،وَطُفْتَ طَوَافَ الْإِفاضَةِ؟قَالَ:نَعَمْ،قَالَ:فَنَوَیْتَ عِنْدَ مَا وصَلْتَ مِنًی وَرَمَیْتَ الْجِمَارَ،ا نَّکَ بَلَغْتَ إِلَی مَطْلَبِکَ،وَقَدْ قَضَی رَبُّکَ لَکَ کُلَّ حَاجَتِکَ؟قَالَ:لاٰ، قَالَ:فَعِنْدَ مَا رَمَیْتَ الْجِمَارَنَوَیْتَ ا نَّکَ رَمَیْتَ عَدُوَّکَ إِبْلِیسَ وَغَضِبْتَه بِتَمَامِ حَجِّکَ النَّفِیسِ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا حَلَقْتَ رَا سْکَ نَوَیْتَ ا نَّکَ تَطَهرْتَ مِنَ الْا دَٰنَاسِ، وَمِنْ تَبِعَةِ بَنٰی آدمَ،وَخَرَجْتَ مِنَالذُّنُوبِ کَمَا وَلَدَتْکَ ا مُّکَ؟ قَالَ: لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا صَلِّیْتَ فِی مَسْجِدِ الْخَیْفِ نَوَیْتَ ا نَّکَ لاٰ تَخَافُ إِلاَّ اللّٰه عَزَّوَجَلَّوَذَنْبَکَ،وَلاٰ تَرْجُو إِلاَّ رَحْمَةَ اللّٰه تَعَالیَ؟ قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا ذَبَحْتَ هدْیَکَ نَوَیْتَ ا نَّکَ ذَبَحْتَ حَنْجَرَةَ الطَّمَعِ بِمَا تَمَسَّکْتَ بِه مِنْ حَقِیقَةِالْوَرَعِ،وَا نَّکَ اتَّبَعْتَ سُنَّةَ إِبرَاهیمَ بِذَبْحِ وَلَدِه،وَثَمَرَةِ فُو أَدِه وَرَیْحَانِ قَلْبِه،وَحاجَّه سُنَّتُه لِمَنْ بَعْدَه، وَقَرَّبَه إِلَی اللّٰه تَعَالیٰ؟لِمَنْ خَلْفَه قَالَ:لاٰ، قَالَ: فَعِنْدَمَا رَجَعْتَ إِلَی مَکَّةَ وَطُفْتَ طَوَافَ الْإِ فَاضَةِ نَوَیْتَ ا نَّکَ ا فَضْتَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰه تَعَالَی،وَرَجَعْتَ إِلَی طَاعَتِه وَتَمَسَّکْتَ بِوُدِّه وَا دَّیْتَ فَرَائِضه،وَتَقَرَّبْتَ إِلَی اللّٰه تَعَالیٰ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ: لَه زَیْنُ العابدین(ع) فَمَا وَصَلْتَ مِنًی وَلاٰرَمَیْتَ الْجِمَارَ،وَلاٰحَلَقْتَ رَا سْکَ، وَلاٰ ا دَّیْتَ نُسُکَکَ،وَلاٰ صَلَّیْتَ فِی مَسْجِدِ الْخَیْفِ، وَلاٰ طُفْتَ طَوَافَ الْإِ فَاضَةِ،وَلاٰ تَقَرَّبْتَ۔اْرجِعْ فَإِنَّکَ لَمْ تَحُجَّ۔

"پھر امام (ع)نے پوچھا کیا تم منیٰ پہنچے اور جمره کو کنکریاں ماری ،سر کے بال اتارے،اور اپنی قربانی انجام دی؟ نیز مسجد خیف میں نماز ادا کی ، اور مکہ واپس آکر "طواف افاضہ انجام دیا "؟شبلی:هاں

امام (ع)نے فرمایا:جب تم منیٰ پہنچے اور رمی جمرات انجام دی تو کیا یہ محسوس کیا کہ تمهاری تمنا پوریهوگئی اور خدا وند عالم نے تمهاری تمام حاجتیں پوری کردیں ؟شبلی:نهیں

امام (ع):جب جمرات کو کنکریاں ماریں تو کیا یہ نیت تھی کہ اپنے دشمن ابلیس کو کنکری ماررهےهواور اپنےقیمتی حج کو مکمل کرنے کے ساتھ تم نے اسے غضب ناک کر دیا هے؟شبلی:نهیں

امام(ع):جب تم نے اپنے سر کے بال اتارے توکیایہ نیت کی تھی کہ بنی آدم کے گناہوں اور آلودگیوں سے پاکھو گئے اور اپنے گناہوں سے یوںباهر آگئے جیسے تمهیں تمهاری ماں نے ابھی پیدا کیا هے؟ شبلی:نهیں

امام (ع):جب تم نے مسجد خیف میں نماز ادا کی تو کیا تمهاری یہ نیت تھی کہ خدا ئے متعال اور گناہوں کےعلاوه کسی چیز سے نهیں ڈرتے اور خدا کی رحمت کے علاوه کسی اور سے امیدوار نهیں هو؟شبلی:نهیں

امام(ع):جب تم نے اپنی قربانی کو ذبح کیا تو کیا یہ نیت تھی کہ حقیقی تقویٰ وپرهیز گاری کے ذریعہ تم نے اپنی لالچ کا گلا کاٹ دیا هے اور جناب ابراهیم (ع)کہ جنهوں نے اپنے میوه دٔل اور لخت جگر بیٹے کو قربان گاه میں لا کر خدا سے قرب حاصل کرنے کا ایک وسیلہ اپنے بعد کی نسلوں کے لئے سنت کے طور پر قائم کیا تھا،ان کی پیروی کر رهےهو؟ شبلی: نهیں

امام(ع) :جب تم مکہ واپسهوئے اور "طواف افاضہ" انجام دیاتو کیا یہ نیت کی تھی کہ خدا کی رحمت سے کوچ کر کے اس کی اطاعت کی طرف پلٹ رهےهو،اس کی محبت حاصل کر لی هے الٰهی واجبات ادا کئے هیں اور خدا سے نزدیکهو گئےهو؟ شبلی: نهیں

امام :پھر نہ تم منیٰ پهنچے ،نہ شیطانوں کوسنگریزے مارے هیں،نہ اپنے سر کے بال اتارے هیں،نہ اپنے حج کے اعمال انجام دیئے هیں،نہ مسجد خیف میںنماز ادا کی هے،نہ طواف بجا لائےهواور نہ خدا کے قرب میںپهنچےهوواپس جاو کٔہ تم نے حج انجام نهیں دیا هے ۔

[فَطَفِقَ الشِّبْلِیُّ یَبْکِی عَلَی مَافَرَّطَه فِی حَجِّه،وَمٰا زَالَ یَتَعَلَّمُ حَتَّی حَجَّ مِنْ قَابِلٍ بِمَعْرِفَةٍ وَیَقِینٍ۔[93

"جنا ب شبلی اس با ت پر بُری طرح رونے لگے کہ جیسا حج کرناچاهئے تھا انجام نهیں دیا اور مناسک حج آگاهی

کے ساتھ ادا نہیں کئے آپ اپنی حالت پر شدت سے غم زدہ تھے اور اس کے بعد سے حج کے اسرار ومعارف یاد کرنے میں مشغولھو ئے تاکہ اگلے سال پوری شناخت اور یقین کے ساتھ حج بجالائیں" ۔

ختم قرآن

قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ(ع):(تَسْبِیحَةٌ بِمَکَّةَ ا فْضَلُ مِنْ خَرَاجِ الْعِرَاقَیْنِ یُنْفَقُ فِی سَبِیلِ اللّٰه، وَقَالَ:مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَکَّةَ لَمْ یَمُتْ حَتَّی یَریٰ رَسُولَ اللّٰه[وَیَریٰ مَنْزِلَه فِی الْجَنَّةِ۔[94

امام زین العابدین (ع):نے فرمایا:

"مکہ میں سبحان اللہ کہنے کا ثواب عراق اور شام کے مالیات کو خدا کی راہ میں انفاق کرنے سے بھتر ھے، نیز فرمایا:جو شخص مکہ میں ایک قرآن ختم کرے وہ اپنی موت سے پھلے حضرت رسول خدا (ص)کی زیارت کر لیتا ھے اور جنت میں اپنی جگہ کا مشاھدہ کر لیتا ھے "

کعبہ سے وداع

عَنْ ا بَی عَبْدِ اللّٰه (ع)قَالَ:[إِذَا ا رَدْتَ ا نَّ تَخْرُجَ مِنْ مَکَّةَ وَتَا تْیَ ا هلَکَفَوَدِّعِ الْبَیْتَ وَطُفْ بِالْبَیْتِ ا سُبُوعاً۔[95

معاویہ ابن عمار کھتے ھیں-کہ امام جعفر صادق ں نے فرمایا :

"جب تم مکہ سے نکل کر اپنے گھر والوں کی طرف واپس آنا چاہوتو کعبہ سے وداع کرو اور سات مرتبہ اس کے گرد طواف کرو"۔

قبولیت کی نشانی

قَالَ رَسُولُ اللّٰه (ص):[آیَةُ قَبُولِ الْحَجِّ تَرْکُ مَا کَانَ عَلَیْه الْعَبْدُ مُقِیماً مِنَ الذُّنُوبِ۔] 96

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”حج کے قبولیت کی نشانی یہ ھے کہ جو گناہ بندہ پھلے انجام دیتا تھا اسے ترک کردے “۔

حج کی نورانیت

عَنْ ا بَّی عَبْدِ اللّٰه(ع)قَالَ:[الْحَاجُّ لاٰ یَزَالُ عَلَیْه نُورُ الْحَجِّ مَا لَمْ یُلِمَّ بِذَنْبٍ۔] 97

امام جعفرصادق (ع)فرمایا:

”حج کرنے والا جب تک اپنے آپ کو گناہ سے آلودہ نہ کرے ، حج کا نورھمیشہ اس کے ساتھ رھتاھے“۔

دوبارہ آنے کی نیت

قَالَ رَسُولُ اللّٰه (ص):[مَنْ ا رَّادَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةَ فَلْیَو مُّ هذَا الْبَیْتَ،وَ مَنْ رَجَعَ مِنْ مَکَّةَ وَهوَ یَنْوِی الْحَجَّ مِنْ قَابِلٍ زِیدَ فِی عُمُرِه۔] 98

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جو شخص دنیا وآخرت چاھتا ھے وہ اس گھر کی طرف آنے کا قصد کرے اور جو شخص مکہ سے واپس ھو اوریہ نیت رکھے کہ اگلے سال بھی حج سے مشرفھوگا تو اس کی عمر میں اضافہ ھوتا ھے ’ ’ ۔

حج کی تکمیل

قالَ الصادِقُ(ع:("اِذاحَجَّ اَحَدُکُمْ فَلْیَخْتِمْ حَجَّه بِزِیارَتِنَا لِا نَّ ذٰلِکَ مِنْ تَمامِ الحَجِّ"۔[99
امام جعفر صادق (ع) اسماعیل ابن مہران سے فرماتے ھیں:
"جب بھی تم میں سے کوئی شخص حج انجام دے اسے چاہئے کہ اپنے حج کو ھماری زیارت پر تمام کرےکیونکہ یہ حج کے کاملھونے کی شرطوں میں سے ھے "۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زیارت

قَالَ رَسُولُ اللّٰه (ص:([مَنْ حَجَّ فَزٰارَ قَبْری بَعْدَ مَوْتی کَانَ کَمَنْ زٰارَنی فی حَیٰاتِی۔[100
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
"جس نے حج کیا اور میری موت کے بعد میری زیارت کی وہ اس شخصکے مانند ھے جس نے میری زندگی میں میر ی زیارت کی ھے"۔

پیغمبر (ص)کے ساتھ حج

"عَنْ ا بَی عَبْدِ اللّٰه(ع) قَالَ:[إِنَّ زِیٰارَةَ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تَعْدِلُ حَجَّةً مَعَ رَسُولِ اللّٰه مَبْرُورَةً۔[101
امام محمد باقر(ع) فرماتے ھیں:
"بلا شبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے قبر کی زیارت (کاثواب (آنحضرت(ص) کے ساتھ کئے جانےوالے ایک مقبول حج کے برابر ھے "۔

عاشقانہ زیارت

قَالَ رَسُولُ اللّٰہ (ص:(مَنْ جاءَ نی زٰائِراً لایَعْمَلُہ حٰاجَۃً اِلاّٰ زِیٰارَتی، کَانَ حَقّاً عَلَیَّ اَنْ اَکُونَ لَہ شَفیعاً یَوْمَ الْقِیٰامَۃِ۔[102

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جو شخص میری زیارت کو آئے اور میری زیارت کے علاوہ کوئی اور کا م نہ کرے تو مجھ پر یہ حق ھےکہ میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں“ ۔

فرشتو(ع) کی ماموریت

قَالَ رَسُولُ اللّٰہ (ص:(خَلَقَ اللّٰہ تَعَالیٰ لَیْ مَلَکَیْنِ یَرُدَّانِ السَّلاٰمَ عَلٰی مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ مِنْ شَرْقِ البِلاٰدِ وَغَرْبِہا،اِلاّٰ مَنْ سَلَّمَ:عَلَیَّ فی دٰاری فَاِنّی اَرُدُّ عَلَیْہ السَّلاٰمَ بِنَفْسی۔[103

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”خدا وند عالم نے میرے لئے دو فرشتے خلق فرمائے ھیں کہ جو شخص بھی مشرق ومغرب میں مجھے سلامکرتا ھے اور مجھ پر درود بھیجتا ھے وہ اس کا جواب دیتے ھیں مگر جو شخص میرے گھر آتا ھے اور مجھے سلام کرتا ھے تو میں خودا س کے سلام کا جواب دیتاھو ں “۔

مسجد النبی میں نماز

قَالَ رَسُولُ اللّٰہ (ص:(صَلاٰۃٌ فِی مَسْجِدِی ھذَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰہ عَشَرَۃَ آلاٰ فِ صَلاٰۃٍ فِیغَیْرِہ مِنَ الْمَسَاجِدِإِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ الصَّلاٰۃَ فِیہ تَعْدِلُ مِائَۃَ ا لَٔفِ صَلاٰۃٍ۔[104

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”میری مسجد میں نماز دوسری مسجدوں میں پڑھی جانے والی دس ہزار نمازوں کے برابر ھے سوائے مسجدالحرام کے کہ اس میں پڑھی جانے والے نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ھے “۔

جنت کا باغ

قَالَ رَسُولُ اللّٰہ (ص):(مَا بَیْنَ قَبْرِی وَمِنْبَرِی رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِالْجَنَّةِ،وَمِنْبَرِی عَلَی تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ ۔[105
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ھے اور میرا منبر جنت کے دریچوں میں سے ایک دریچہ کے اوپر ھے “۔

حضرت فاطمہ (ع)پرسلام

یزید ابن عبد الملک نے اپنے باپ سے سنا کہ اس کے دادا کہتے تھے کہ میں حضرت فاطمہ زھرا (ع) کی خدمت میں حاضرھوآپ (ع)نے مجھے سلام کیا اور اس کے بعد دریافت کیاکہ تم کس لئے یھاں آئےھو؟میں نے عرضکی،برکت کی درخواست کرنے ۔
قَالَتْ:ا خْبَرَنِی ا بَی وَھوَ ذَا ھوَ ا نَّہ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلَیَّ ثَلاثَة ا یَّامٍ ا وَجَبَ اللّٰہ لَہ الْجَنَّةَ۔
حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا نے فرمایا:
”میرے بابا نے مجھے خبر دی ھے کہ :جوشخص ان(ص)پر اور مجھ پرتین روز سلام کرے خدا وند عالم اس پر جنت واجب کردیتا ھے “۔
[قُلْتُ لَھا:فِی حَیَاتِہ وَحَیَاتِکِ قَالَتْ نَعَمْ وَ بَعْدَ مَوْتِنَا۔[106
”میں نے حضرت (ع)سے پوچھا :ان کی اورآپ (ع) کی حیات میں ؟ فرمایا: ھاں اور ھماری موت کے بعد بھی “۔

ائمہ (ع)پر سلام

قَالَ ا بَو جَعْفَرٍ(ع)،وَنَظَرَ النَّاسَ فِی الطَّوَافِ قَالَ:ا مُرُوا ا نَّ یَطُوفُوا بِھذَا ثُمَّ یَا تُونَافَیُعَرِّفُوُنَا مَوَدَّتَھمْ ثُمَّ یَعْرِضُوا عَلَیْنَا نَصْرَھمْ”۔[107

امام محمد باقر (ع) نے،اس وقت جب کہ آپ لوگوں کوطواف کرتےھوئے دیکھ رھے تھے فرمایا:
”ان کو حکم دیا گیا ھے کہ یہاں (کعبہ کے گرد)طواف کریں اور اس کے بعد ھمارے پاس آئیں اور اپنی دوستی اور محبت و نصرت ومدد کا ھم سے اظھارکریں اوراسے ھمارے سامنے پیش کریں “۔

شھیدوں پر سلام

عَنْ ا بَی عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:
إِنَّ فَاطِمَۃَ علیھا السلام کَانَتْ تَا تْی قُبُورَ الشُّھَدَاءِ فِی کُلِّ غَدَا_________ةِ سَبْتٍ فَتَا تْی قَبْرَ حَمْزَۃَ وَ تَتَرَحَّمُ عَلَیْہِ وَتَسْتَغْفِرُ [لَہُ۔] 108
امام جعفرصادق (ع)نے فرمایا:
”حضرت فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھا:ھر سنیچر کی صبح کوشھیدا کی قبروں پر آتیں پھر جناب حمزہ کی قبر پرآتی تھیں اور ان کے لئے رحمت وبخشش کی دعا کر تی تھیں “ ۔

ائمہ (ع)کی زیارت

قَال الرضا(ع:(إِنَّ لِکُلِّ اِمامٍ عَھداً فی عُنُقِ اَوْلِیائِہ وَشِیعَتِہ وَاِنَّ مِنْ تَمامِ الوَفاءِ بالعَھدِ وَحُسْنِ الا دٰءِ زِیارَۃُ قُبُورِھِمْ فَمَنْ زارَھم رَغْبَۃً فی زیارَتِھِمْ وَ تَصْدیقاً بِما رَغبوا فیہ کانَ اَئمَّتُھم شُفَعائَھِمْ یَوْمَ الْقِیامَۃِ۔[109
امام علی رضا (ع) نے فرمایا:
”ھر امام (ع)کاعھدان کے دوستوں اور چاہنے والوں کی گردن پر ھے کہ اس عھد کی مکمل وفا ان کی قبروںکی زیارت ھے پس جو شخصعشق و محبت کے ساتھ اور اس کی تصدیق کے ساتھ جس کی طرف وہ رغبتکرتے ھیں ان کی قبروں کی زیارت کرے تو ان کے ائمہ (ع)بھی قیامت میں اپنے ان زائروں کی شفاعت کریں گے “۔

مسجد قبا میں نماز

قَالَ رَسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم:[الصَّلاٰۃُ فی مَسْجِدِ قُبَاءَ کَعُمْرَۃٍ۔[110
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”مسجد قبامیں نماز پڑھنا ایک عمرہ انجام دینے کے مانند ھے “۔

دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے سلو ک

زَیْدٌ الشَّحَّامُ عَنِ الصَّادِقِ(ع)،ا نَّہ قَالَ:”یَا زَیْدُ خَالِقُوا النَّاسَ بِا خْلاٰقِھِمْ صَلُّوافِی مَسَاجِدِ ھِمْ وَعُودُوا مَرْضَاھِمْ وَاشْھدُواجَنَائِزَ ھِمْ وَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ ا نْ تَکُونُوا الْا ئَمَّۃَ وَالمُو ذِّنِینَ فَافْعَلُوا فَإِنَّکُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ قَالُوا ھو لُاٰءِ الْجَعْفَرِیَّۃُ رَحِمَ اللّٰھجَعْفَراً مَا کَانَ ا حْسَنَ مَا یُو دِّبُ اصْحَابَہ وَإِذَا تَرَکْتُمْ ذٰلِکَ قَالُوا ھو لُاٰءِ الْجَعْفَرِیَّۃُ فَعَلَ اللّٰہ بِجَعْفَرٍ مَاکاَنَ ا سْوَأَ[مَایُو دِّبُ اصْحَابَہ۔[111
”امام جعفر صادق (ع)نے زید شحّام سے فرمایا :اے زید!خود کو لوگوں کے اخلاق سے ھماہنگ کرو ،ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو،ان کی مسجد وں میں نماز اداکرو،ان کے پیماروں کی عیا دت کرو،ان کے جنازوں کی تشییع میں حاضرھو،اور اگربن سکو تو ان کے امام جماعت یا موذن بنو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ لوگ یہ کھیں گے کہ یہ لوگ جعفری(حضرت جعفر بن محمد علیھما السلام کی پیروی کرنے والے)ھیں خدا وند عالم
جعفر (رہ) پر رحمت نازل فرمائے اس نے ان لوگوں کی کیا اچھی تربیت کی ھے اور اگر ایسا نہ کروگے تو وہ لوگ کھیں گے کہ یہ جعفری ھیں ،خداوند عالم جعفر (رہ)کے ساتھ ایسا ویسا کرے اس نے اپنے ماننے والوں کی کیا بُری تربیت کی ھے!!“۔

حاجیوں کا استقبال

عَنْ ا بِی عَبْدِ اللّٰہ (ع)قَالَ:”کَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ(ع) یَقُولُ:یَا مَعْشَرَ مَنْ لَمْ یَحُجَّ اسْتَبْشِرُوا بِالْحَاجِّ وَصَافِحُوھمْ وَ عَظِّمُوھمْ فَإِنَّ ذَلِکَ یَجِبُ عَلَیْکُمْ تُشَارِکُو ھمْ فِی الْا جَرِ“۔[112
امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:
”حضرت علی بن الحسین علیھما السلام ھمیشہ فرماتے تھے اے لوگو!جو حج پر نھیں گئےھو حاجیوں

کےاستقبال کے لئے جاو ٴ ان سے مصافحہ کرو،اور ان کا حترام کرو کہ یہ تم پر واجب ھے اس طرح تم ان کے ثواب میں شریک ھوگے ”۔

حاجیوں کے اھل خانہ کی مدد کا ثواب

قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ(ع):مَنْ خَلَفَ حَاجّاً[فِی ا ھلِہ وَمَالِہ کاَنَ لَہ کَا جَرِہ حَتَّی کَا نَّہ یَسْتَلِمُ الْا خَجَارَ۔[113

امام زین العابدین (ع) نے فرمایا:

”جو شخص حاجی کی عدم موجودگی میں اس کے اھل خانہ اور اس کے مال کی دیکھ بھال کرے تو اس کا ثواب اسی حاجی کے ثواب کے مانند ھے یھاں تک کہ گویا اس نے کعبہ کے پتھروں کو بوسہ دیا ھے ”۔

مبارک ھو

عَنْ یَحْیَی بْنَ یَسَارٍ قَالَ:حَجَجْنَا فَمَرَرْنَا بِا بِی عَبْدِ اللّٰہ(ع) فَقَالَ:[”حَاجُّ بَیْتِ اللّٰہ وَزُوَّارُ قَبْرِ نَبِیِّہِ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم وَشِیعَۃُ آلِ مُحَمَّدٍ(ع) ھنِیئاً لَکُمْ۔[114

یحییٰ بن یسار کھتے ھیں:

”ھم نے حج انجام دینے کے بعد امام جعفر صادق (ع) سے ملاقات کی، حضرت نے فرمایا:اللّٰہ کے گھر کے حاجی قبر پیغمبر (ص) کے زائر اور شیعہ آل محمد(ص)(ھونا تمھیں)مبارک ھو”۔

۱۔ / ۹۔تفسیر قمی: ۶۲ / 81]مستدرک الوسائل : ۳۲۳]

۱۔ / 82]اخبار مکہ ارزقی: ۳۳۸]

۴۔ /۴۳۴/ 83]کافی: ۳]

۲۱۶۸ ۔ /۲/ 84]من لایحضرہ الفقیہ: ۲۰۸]

۱۳/ 85]علل الشریع: ۴۳۲ ـوسائل الشیعه: ۴۵۰]

۲ـ /۴۱۷/ 86]من لایحضره الفقیه: ۲۸۵۴]

۲ـ /۶۹۲/ 87]مسنداحمد حنبل : ۷۱۱۱]

۱۱ ـ /۴۵/ 88]معجم الکبیر طبرانی: ۱۱۰۲۱]

۴ـ /۲۶۲/ 89]کافی: ۴۲]

۲ـ / ۱ـکنز الفوائد : ۸۲ / 90]علل الشرایع: ۴۳۷]

۱۴ ـ / 91]وسائل الشیعه: ١٦٦]

۵ـ /۲۴۳/ 92]تهذیب الاحکام : ۸۲۳]

۱۰ ـ / 93]مستدرک الوسائل : ۱۶۶]

۵ـ /۴٦٨/ 94]تهذیب الاحکام: ١٦۴٠]

۵۳۰ ـ /۱/ 95]کافی: ۴]

۱۰ ـ / 96]مستدرک الوسائل: ۱۶۵]

۴ـ /۲۵۵/ 97]کافی: ۱۱]

۲ـ /۱۴۱/ 98]من لایحضره الفقیه: ٦۴]

۱ـ / 99]علل الشرایع: ۴۵۹]

۳ـ /۳۵۱/ 100]معجم الاوسط طبرانی: ۳۳۷۶]

۱۴ ـکامل الزیارات: ۴۷ ـ / 101]وسائل الشیعه: ۳۳۵]

۱۲ ـ /۲۲۵/ 102]معجم الکبیر طبرانی: ۱۳۱۴۹]

۱۲ ـ /۲۵۶/ 103]کنز العمال: ۳۴۹۲۹]

۱ـ / ۴ - ،ثواب الاعما- ل ۵۰ /۵۵۶/ 104]کافی: ۱۱]

۴ـ /۵۵۴/ 105]کافی: ۳]

٦ـ /۹/ 106]تهذیب الاحکام: ۱۸]

۱۰ ـ / 107]مستدر ک الوسائل : ۱۸۹]

۱ـ /۴٦۵/ 108]تهذیب الاحکام: ١٦٨]

۴ـ / 109]کافی: ۵۶۷]

۱۲/ ۳۲۴ ـ / 110]سنن ترمذی: ۴۵]

۱ـ / ۲ -، من لایحضره الفقیه: ۳۸۳ / 111]وافی: ۱۸۲]

۴ـ /۲۶۴/ 112]کافی: ۴۸]

۱۱ ـ / ۱، -وسائل الشیعه : ۴۳۰ /۱۴۷/ 113]محاسن : ۲۰٦]

۴ـ / 114]کافی: ۵۴۹]